

سُورَةُ التَّزْغَاتِ

یہ سورہ مبارکہ بھی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی دو رکوع اور چھتیس آیت ہیں

عَمَّ ۲۰

آیات ۱ تا ۲۶

رکوع نمبر ۱

"THOSE WHO DRAG FORTH"

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By those who drag forth to destruction.
2. By the meteors rushing,
3. By the lone stars floating,¹
4. By the angels hastening,
5. And those who govern the event,
6. On the day when the first trump resoundeth
7. And the second followeth it,
8. On that day hearts beat painfully
9. While eyes are downcast.
10. (Now) they are saying: Shall we really be restored to our first state
11. Even after we are crumbled bones?
12. They say: Then that would be a vain proceeding.
13. Surely it will need but one shout,
14. And lo! they will be awakened.
15. Hath there come unto thee the history of Moses?
16. How his Lord called him in the holy vale of Tuwa,
17. (Saying:) Go thou unto Pharaoh—Lo! he hath rebelled—

شرعی خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں ①

اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں ②

اور ان کی جو تیرتے پھرتے ہیں ③

پھر لپک کر آگے بڑھتے ہیں ④

پھر دنیا کے کاموں کا انتظام کرتے ہیں ⑤

اگر وہ دن آکر رہے گا جس دن زمین کو بھونچال آئے گا ⑥

پھر اُس کے پیچھے اور (بھونچال) آئے گا ⑦

اُس دن (لوگوں کے) دل خائف ہو رہے ہوں گے ⑧

(اور) آنکھیں جھکی ہوئی ⑨

(کافر) کہتے ہیں کیا ہم لٹے پاؤں پھر لوٹیں گے؟ ⑩

بھلا جب ہم کھولے پڑیں جو جائیگے (تو پھر زندہ کئے جائیگے) ⑪

کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو (موجب) زیاں ہے ⑫

وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی ⑬

اُس وقت وہ (سب) میدانِ حشر میں جمع ہوں گے ⑭

بھلا تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے ⑮

جب اُنکے پروردگار نے انکو پاک میدان (یعنی طویٰ) میں پکارا ⑯

(اور حکم دیا) کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ کرش ہو رہا ہے ⑰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

وَالَّتَّزْغَاتِ غَرْقًا ①

وَالنَّشِطَاتِ نَشْطًا ②

وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ③

فَالسَّيْفَاتِ سَبْقًا ④

فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ⑤

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ⑥

تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ ⑦

قُلُوبٌ يَوْمَ يَوْمِيذٍ وَاجِفَةٌ ⑧

أَبْصَارٌ هَا خَاشِعَةٌ ⑨

يَقُولُونَ ءَا إِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَاكِمَةِ ⑩

ءَا إِذْ أَكْنَا عِظَامًا فَخِرَةٌ ⑪

قَالُوا بَلَىٰ إِنْ كُنَّا خَاسِرَةً ⑫

فَاتَّمَّاهِي زَجْرَةً وَاحِدَةً ⑬

فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ⑭

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ⑮

إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ⑯

إِذْ هَبَّ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ⑰

دفع لازم

دفع لازم

دفع لازم

دفع لازم

18. And say (unto him): Hast thou (will) to grow (in grace)?

19. Then I will guide thee to thy Lord and thou shalt fear (Him).

20. And he showed him the tremendous token.

21. But he denied and disobeyed,

22. Then turned he away in haste,

23. Then gathered he and summoned

24. And proclaimed: "I (Pharaoh) am your Lord the Highest."

25. So Allah seized him (and made him) an example for the after (life) and for the former.

26. Lo! herein is indeed a lesson for him who feareth.

اور اُس سے کہو کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے ۱۸

اور میں تجھے تیرے پروردگار کا راستہ بتاؤں گا کہ تجھ کو خوف پیدا ہو ۱۹

غرض انہوں نے اُسکو بڑی نشانی دکھائی ۲۰

مگر اُس نے جھٹلایا اور نہ مانا ۲۱

پھر لوٹ گیا اور تدمیر میں کرنے لگا ۲۲

اور (لوگوں کو) اکٹھا کیا اور پکارا ۲۳

کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا مالک میں ہوں ۲۴

تو خدا نے اُسکو دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا ۲۵

جو شخص (خدا سے) ڈر رکھتا ہے اس کے لئے اس (قصے میں عبرت ہو ۲۶

قُلْ هَلْ لَكَ إِلَىٰ أَنْ تَزُولَ ۱۸

وَأَهْدِيكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ۱۹

فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۲۰

فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۲۱

ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۲۲

فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۲۳

فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۲۴

فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ۲۵

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَىٰ ۲۶

المرار و معارف

قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافر کی روح کھینچ کر نکالتے ہیں کہ ملک الموت ایک ایک بال اور ناخن کی جڑوں تک سے کھینچ کر نکالتا ہے اس لیے کہ وقت موت برزخ سامنے آجاتا ہے اور عذاب الہی دیکھ کر کافر کی روح چمپی رہنا چاہتی ہے اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو آرام سے مومن کی روح نکال لیتے ہیں گویا وقت موت ہی کافر پہ سختی اور مومن کو راحت شروع ہو جاتی ہے اس سے ظاہری حالت مراد نہیں نہ ظاہر سے اندازہ ہو سکتا ہے الا ماشاء اللہ یعنی بہت کم لوگوں کے حال سے پتہ چلتا ہے اس سے مراد باطنی کیفیات ہیں جو دونوں پہ گزر رہی ہوتی ہیں۔ پھر ان روحوں کو لے کر آسمان کی طرف تیزی سے جاتے ہیں اور ان کے بارے جو حکم ہوتا ہے اس کی تکمیل کے لیے دوڑتے ہیں اور پھر ان سب امور کا انتظام کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیات کی مختلف تعبیرات کی گئی ہیں مگر یہ سب سے زیادہ مناسب ہے نیز روح کی **روح** بحث بھی ہے کہ عناصر اربع کے ملنے سے نفس پیدا ہوتا ہے جسے حکما روح کہتے ہیں مگر روح ایک لطیفہ ربانی ہے جس کی تجلی نفس کو منور کر دیتی ہے جیسے شیشہ اگر سورج کے روبرو ہو تو خود سورج بن

جاتا ہے اور بدن کی حیات نفس ہے خود نفس کی حیات روح ہے صاحب معارف القرآن بحوالہ تفسیر منطہری نقل فرماتے ہیں کہ اسی نفس کو بدن سے الگ کر دینا موت ہے اور روح علیین میں چلی جاتی ہے جبکہ قبر میں یہی نفس ہوتا ہے عذاب و ثواب اسی پر ہوتا ہے اور روح محسوس کرتی ہے۔

مگر فقیر کے نزدیک حق بات یہ ہے کہ روح سے نفس منور ضرور ہوتا ہے اس کے باوجود روح کا تعلق ہر ذرہ بدن سے بھی ہوتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور موت پر جب اجزاء بدن بکھر جاتے ہیں تو یہ نفس بھی ختم ہو جاتا ہے اور روح کا تعلق ہر ذرہ بدن سے موجود رہتا ہے ہاں اس کا وہ رُخ ختم کر دیا جاتا ہے جو دنیا کی زندگی کا سبب تھا اور وہ ہر ذرہ بدن سے توڑا جاتا ہے کافر کاشتت سے مومن کا آرام سے قبر سے اصل روح کا تعلق رہتا ہے اور اپنے اخروی مقام سے بھی واللہ اعلم ثواب و عذاب اسی کے واسطے سے ہوتا ہے اس کا قرب باری سے محروم ہونا بدن پر عذاب لاتا ہے اور معرفت باری میں غرق ہونا راحت و ثواب کا باعث بنتا ہے جس کا اثر مادی ذرات کو وہ جس حال میں جہاں بھی ہوں ضرور پہنچتا ہے یعنی یہ اتنا بڑا نظام حیات پھر اس پابندی اور ضابطے کے مطابق موت یا قبض ارواح برزخ میں ان کا قیام اور حیثیت کا تعین اور اس کے مطابق وہاں برزخ میں ان کے لیے اہتمام یہ سب بھی اس بات پر گواہ ہے کہ قیامت ضرور قائم ہوگی کہ جس روز پہلا نَفخہ ہوگا جس سے ہر شے لرز اٹھے گی اور جاندار مر جائیں گے سمندر بھاپ بن جائیں گے پہاڑ غبار اور چاند سورج بے نور ہو کر جھڑ جائیں گے آسمان پھٹ جائیں گے پھر دوسرا نَفخہ ہوگا جس سے ہر کوئی زندہ ہو جائے گا اور حشر قائم ہوگا تو کتنے دل اس روز ڈوب ڈوب رہے ہوں گے اور آنکھیں ندامت سے زمین میں گڑی ہوں گی اور کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تو دوبارہ واپس آنا پڑ گیا کہ اب تو ہڈیاں بھی خاک ہو چکی تھیں پھر سب کچھ کیسے ہو گیا اور ہم کیا منہ لے کر حشر میں حاضر ہوں کہ یہ تو ہمارے لیے بہت مشکل گھڑی آگئی مگر ان کے بس میں تو نہ ہوگا بلکہ ایک جھڑکی یہ ہر شے میدان حشر میں موجود ہوگی انہیں اگر اس سب سے انکار ہی ہے تو موسیٰ علیہ السلام کے واقعات پر غور کیجئے کہ جب انہیں وادی طویٰ کی پاکیزہ فضا میں اللہ سے شرف ہم کلامی نصیب ہوا یہ واقع تب پیش آیا جب آپ حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت لے کر واپس مصر جانے لگے اور اپنے بیوی بچے غلام کچھ بکریاں ہمراہ تھیں کہ راستے

میں رات ہو گئی ٹھنڈ بھی تھی آپ نے روشنی دیکھ کر سب کو بٹھایا کہ میں آگ لے کر آتا ہوں وہاں پہنچے تو دیکھا کہ تجلی باری ہے وہاں اللہ سے شرف ہم کلانی نصیب ہو کر حکم ہوا کہ فرعون کے پاس جائیے کہ وہ حد سے بڑھ چکا ہے لہذا اسے دعوت دیجئے کہ کیا تو شرک و کفر اور بدی بُرائی کی تمام نجاستوں سے اپنا دامن پاک کرنے کا خواہشمند ہے تو آئیں تجھے وہ طریقہ عطا کروں کہ جو تجھے تیرے رب کی رضا مندی کی طرف لے جائے اور تیرا تعلق اللہ سے اتنا مضبوط اور قریبی ہو جائے کہ بات بات پہ تجھے یاد آتا رہے کہ کہیں اسکی پسند کے خلاف نہ کر بیٹھوں۔

نبیؑ سے اُمتی کو یہی فیض نصیب ہوتا ہے عقیدے کی درستی کے ساتھ عبادت فیض اور برکات شیخ اور کارگاہ حیات میں عمل جسے نظام کہا جاتا ہے کہ ہر کام میں ہر قدم پر حضورِ الہی کی کیفیت رہتی ہے اور یہی نعمت شیخ سے ملنی چاہیے ورنہ اُمور دنیا تو سب لوگوں کے اللہ کے نظام کے تابع پورے ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

پھر انہوں نے اس کے سامنے اپنی نبوت کی صداقت کی دلیل کے طور پر معجزات پیش فرمائے لیکن اس نے ان کی بات نہ مانی اور بات نہ مان کر انہیں جھوٹا کہا اور اُلٹے پاؤں پھرا اور مخالفت میں پوری قہر لگا دی لوگوں کو جمع کیا اور اعلان کیا کہ میں تمہارا سب سے اعلیٰ وارفع رب ہوں یعنی اگر کوئی اور رب ہے بھی تو مجھ سے کم ہوگا اس پر اللہ کی گرفت آئی تو دنیا و آخرت میں عذاب میں گرفتار ہوا کہ حکومت سرداری ملک سب ضائع کر کے لشکر سمیت غرق ہو گیا اور ادھر پانی میں ڈوبے تو برزخ کی عذاب والی آگ میں جا پہنچے پھر حشر کو اصل عذاب جو شدید تر ہوگا جھیلیں گے لوگوں کو اگر دنیا کے مال و اسباب اور طاقت نے گمراہی میں ڈال رکھا ہے تو اس واقع میں ان کے لیے عبرت کا سامان ہے ہاں یہ تب ہی مفید ہے کہ عظمتِ الہی ان کی فکر میں آجائے۔

عَمَّا ۳۰
۴

آیات ۲۶ تا ۲۷

رکوع نمبر ۲

28. He raised the height thereof and ordered it;

29. And He made dark the night thereof, and He brought forth the morn thereof.

30. And after that He spread the earth,

31. And produced therefrom the water thereof and the pasture thereof,

32. And He made fast the hills,

33. A provision for you and for your cattle.

34. But when the great disaster cometh,—

35. The day when man will call to mind his (whole) endeavour,

36. And hell will stand forth visible to him who seeth,

37. Then, as for him who rebelled

38. And chose the life of the world,

39. Lo! hell will be his home.

40. But as for him who feared to stand before his Lord and restrained his soul from lust,

41. Lo! the Garden will be his home.

42. They ask thee of the Hour: when will it come to port?

43. Why (ask they)? What hast thou to tell thereof?

44. Unto thy Lord belongeth (knowledge of) the term thereof.

45. Thou art but a warner unto him who feareth it.

46. On the day when they behold it, it will be as if they had but tarried for an evening or the morn thereof.

اُس کی چھت کو اونچا کیا پھر اُسے برابر کر دیا ﴿۲۸﴾

اور اُس نے رات تاریک بنا لی اور (دن کو) دُھوپ نکالی ﴿۲۹﴾

اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا ﴿۳۰﴾

اُس نے اِس سے اِس کا پانی نکالا اور چاراً گا دیا ﴿۳۱﴾

اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا ﴿۳۲﴾

یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چار پالیوں کے فائدے کیلئے کیا ﴿۳۳﴾

تو جب بڑی آفت آئے گی ﴿۳۴﴾

اُس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا ﴿۳۵﴾

اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائیگی ﴿۳۶﴾

تو جس نے رکشی کی ﴿۳۷﴾

اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا ﴿۳۸﴾

اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے ﴿۳۹﴾

اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور

جی کو خواہشوں سے روکتا رہا ﴿۴۰﴾

اُس کا ٹھکانا بہشت ہے ﴿۴۱﴾

بلے پھیر لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کیا تو بے خبر ہوگا؟ ﴿۴۲﴾

سو تم اِس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ ﴿۴۳﴾

اُس کا منتہا: یعنی واقع ہونیکا وقت، تمہارے پروردگار ہی (معلوم ہی) ﴿۴۴﴾

جو شخص اِس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اُس کی ڈرنا بیولے ہو ﴿۴۵﴾

جب وہ اُس کو دیکھیں گے تو ایسا خیال کریں گے، کہ گویا: دنیا

میں صرف ایک شام یا صبح رہے تھے ﴿۴۶﴾

رَفَعَ سَمَكَهَا فَسَوَّيْنَهَا ﴿۲۸﴾

وَاعْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ﴿۲۹﴾

وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا ﴿۳۰﴾

أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ﴿۳۱﴾

وَالجِبَالَ أَرْسَاهَا ﴿۳۲﴾

مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى ﴿۳۴﴾

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى ﴿۳۵﴾

وَبُرَزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَى ﴿۳۶﴾

فَأَمَّا مَنْ طَغَى ﴿۳۷﴾

وَاشْتَرَى الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾

فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى ﴿۳۹﴾

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى

النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ﴿۴۰﴾

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ﴿۴۱﴾

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ﴿۴۲﴾

فِيهِمْ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ﴿۴۳﴾

إِلَى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ﴿۴۴﴾

إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ مَنْ يُخَشِئَهَا ﴿۴۵﴾

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرُونَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا

عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴿۴۶﴾

اسرار و معارف

اگر انہیں دوبارہ زندہ ہونے کا اعتبار نہیں آتا اور اسے مشکل جانتے ہیں تو موجودہ حیات پہ غور کریں کہ بندہ کو دوبارہ بنانا مشکل ہے یا آسمانوں کی تخلیق جن کو ان کے بے شمار امور اور مخلوق کے ساتھ بنادیا اور ایسا بنایا کہ کہیں کوئی خامی باقی نہ رہی بلکہ وہ شب و روز کی آمد و رفت اور سورج کے طلوع و غروب

کے باعث پورے نظام حیات کو چلانے کا سبب بن گیا اس کے بعد زمین کو بچھا دیا کہ اپنی کرومی صورت کے باوجود ہر جگہ برابر بچھی ہوئی ہے اور اس میں زندگی کے اسباب نہریں، دریا اور سبزہ پیدا کر دیئے اور اس پر بڑے بڑے پہاڑ کھڑے کر دیئے جو بے شمار نعمتوں کا سبب ہیں اور جن سب امور کے نتیجے میں تم اور تمہارے جانور مستفید ہوتے ہیں یہ سب اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اللہ قادر ہے جب چاہے جو چاہے پیدا کرے وہی انسان کو دوبارہ زندہ فرمائے گا اور پھر جب ہنگامہ قیامت برپا ہوگا تو ہر کوئی نہ صرف مان لے گا بلکہ اپنا کیا بھی سامنے آجائے گا اور انسان ایک ایک عمل کو یاد کرے گا اس روز دوزخ بھی میدانِ حشر میں سامنے موجود ہوگی کہ اب دیکھ کر یقین کر لو لیکن جس نے بھی دنیا میں اطاعت الہی نہ کی اور دنیا کی لذتوں کے حصول میں لگا رہا۔ اس کا گھر دوزخ ہے۔

نظامِ اسلام کی مخالفت ہر نبی عقیدہ اور عمل لے کر مبعوث ہوا اور نظامِ حیات میں ہر انسان کا حق مقرر ہوا مگر دنیا کے متوالوں نے اس غرض سے مخالفت کی کہ اس طرح انہیں جو عیاشی دوسروں کے حقوق غصب کر کے حاصل ہے نہ رہے گی وہ بالآخر گمراہ ہو کر موت کا شکار ہوئے لہذا ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

اور دوسرے وہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نصیب ہوا اور اللہ کے روبرو پیش ہونے کے خوف سے اطاعت کا راستہ اختیار کیا اور نفس کو خواہشاتِ لذات دنیا سے روکا۔

نفس خواہشات کو روکنے کے تین درجے مذکور ہیں اول عقائدِ باطلہ سے بچ جانا دوم اگر گناہ کا موقع آئے تو اللہ کے خوف سے باز رہنا اور تیسرے ان مشتبہ چیزوں سے بچنا جو کسی ناجائز کام کا سبب بننے کا خطرہ بن سکتی ہوں نیز نفس کو گناہ سے روکنا پھر آسان ہے مگر ایسے مگر جو عبادات تک میں شامل ہو جاتے ہیں ان سے روکنا بغیر شیخِ کامل کے ممکن نہیں جیسے خود پسندی یا ریا اور نمود و نمائش ان سے بچنے کے لیے شیخ کی توجہ کے ساتھ سخت مجاہدات ضروری ہیں کہ توجہ کا اثر بھی ہو اور نتیجہ خیر ہو۔

یہاں دوزخ اور عذاب سے بچنے کی دو شرطیں ارشاد فرمائی ہیں۔ اول ایمان بالآخرۃ، قیامت پر کامل یقین اور دوسرے اللہ کی نافرمانی سے رُک جانا یہی وہ اوصاف ہیں کہ جن پر جنت کو انکا گھر بنا دیا جائیگا۔

یہ نادان اپنی اصلاح کرنے کی بجائے یہ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی۔ بھلا اس سے بنی آدم کو واسطہ؟
ان کے لیے تو اتنا ضروری ہے کہ یقیناً واقع ہوگی لہذا آپ ﷺ کا کام یہی ہے کہ اس کا ہونا یقینی بتادیں
آگے تو رب کریم کا اپنا کام ہے لہذا آپ کا کام روزِ حشر کے نتائج اور ان کے اسباب بیان کرنا ہے اور جسے
ایمان نصیب ہو اس کا کام عمل کرنا ہے ورنہ آج انہیں دُور لگتی ہے تو جب سامنے آجائے گی تو یہی سمجھیں گے
کہ بہت جلدی آگئی دنیا میں تو کوئی پہرہ ہی ٹھہرنے کی فرصت ملی تھی۔
